اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللہ اکبر

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۴ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۹۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اکتوبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے :-

حضرت ام المومنین دام اقبالہا کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے :- الحمد للہ :-

افسوس مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد فوت ہو گئیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں - احباب دعائے مغفرت کریں :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا

"یہ مت خیال کرو - کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں - میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں - کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا - کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا - آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں - جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے - اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں - میں سخت دردمند ہوں - کہ میں کیا کروں - اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں - اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں - ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم - اور وفادار خدا ہے - لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا - تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا - سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو - تو تمہاری خوشی عبث ہے - اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں - کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے - جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں - بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا - اور بعد میں ان کو - تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے - کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں - اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں - وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا!" (اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

مجلس مشاورت پر آنیوالے احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

گو ذیل کی عرضداشت میں دیر سے کرنے لگا ہوں۔ مگر توجہ کرنیوالے تنگ وقت بلکہ عین وقت پر بھی کام کر سکتے ہیں۔ اور وہ عرضداشت یہ ہے کہ موسم سرما شروع ہے۔ اور ہر قسم کے مہمان امیر اور غریب مفلوک الحال اور خوشحال مریض اور تندرست۔ چھوٹے اور بڑے غرض ہر طبقہ کے آتے رہتے ہیں۔ مگر نظارت ضیافت کی طرف سے اتنے بستر سے مہیا نہیں ہو سکتے۔ کہ ہر طبقہ کے ہر شخص کو دئیے جا سکیں۔ اس لئے میں ہر جماعت کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے نمائندہ کے ہاتھ نیا بسترہ پرانا بسترہ۔ پورا بسترہ۔ ادھورا بسترہ۔ لحاف۔ کمبل۔ تکیہ۔ دری۔ چادر۔ کھیس اور دہ تہی۔ غرض جو بھی سامان پوشیدنی ہو روانہ فرمائیں۔ اس وقت علاوہ مہمانوں کے دارالشیوخ کے ایک سو کے قریب غریب۔ یتیم۔ مسکین۔ مفلوک الحال اور قابل امداد بھائی ہیں۔ وہ سب سردی بلکہ سردی کے خوف سے تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اس لئے ہر نمائندہ کا فرض ہے۔ کہ وہ آتے وقت اپنی جماعت سے اور اپنی جماعت سے نہیں۔ تو اپنے کنبہ سے۔ کنبہ سے نہیں۔ تو اپنے گھر سے گھر سے نہیں تو اپنے پاس سے جہاں تک ممکن ہو بسترہ کی قسم کا سامان ضرور لائے۔ اور آتے ہی مہمان خانہ کے مہتمم منشی عبد الخالق صاحب کے سپرد کر دے۔ اس طرح ایک ایک کر کے سینکڑوں بسترے جمع ہو جائینگے۔ اور لانے والوں پر نہ کوئی بوجھ ہو گا۔ نہ مالی مشقت۔ مگر غریبوں کا کام بن جائیگا۔ دیکھو اگر قطرہ قطرہ دریا ہو سکتا ہے۔ اور پتھر پتھر مل کر پہاڑ بن جاتے ہیں۔ تو ایک ایک لحاف مل کر سینکڑوں بسترے کیوں نہ بن جائینگے۔ پس امید ہے۔ کہ احباب میری اس تحریک کو رائگاں نہ جانے دینگے۔ بلکہ اس تحریک کے پڑھتے ہی تہیہ کر لیں گے۔ بلکہ اغلبًا اسی وقت بستر یا بستر کا جزو قادیان لے جانے کے لئے الگ کر لینگے۔ اور اپنے ہمراہ لا کر مہمان خانہ کے غریب مہمانوں مریض مہمانوں مفلوک الحال نوواردوں اور دارالشیوخ کے ان بوڑھوں اور یتیم مسکین بچوں کو سردی سے بچا لینگے جن میں سے ہر ایک زبان حال سے آنے والے نمائندوں کو کہہ رہا ہے کہ

بات بنتی ہے مری تیرا بگڑتا کیا ہے

دیکھو ایک نمائندہ آتے وقت ایک بستر لاتا ہے۔ اور بستر بھی نیا نہیں۔ تو نہ سہی مستعمل ہی سہی۔ اب کیا اس بستر کے گھر سے لانے سے اس کے کام رک جائینگے۔ یا معاذ اللہ کوئی مصیبت درپیش ہو گی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ مگر جس غریب کو وہ بستر دیا جائے گا۔ وہ سردیوں کے دنوں میں ہلاکت اور بیماری سے بچ کر روز و شب دینے والے اور اس کے بال بچوں کے حق میں درد دل سے دعائیں کریگا۔ پس کیا ایک مستعمل بسترہ دے کر اپنے لئے دعا گو پیدا کرنا مہنگا سودا ہے؟ اس لئے مجلس مشاورت کے نمائندے میری اس تحریک کو اچھی طرح پڑھیں۔ اور اپنے اوپر لازم کر لیں کہ وہ بستر ورنہ اس کا کوئی معقول حصہ ضرور قادیان میں لا کر مہمان خانہ میں داخل کریں گے۔ ورنہ آخر انہوں نے مجھ سے انشاء اللہ ملنا ہی ہے۔ بسترہ یا اس کا کوئی حصہ نہ لا کر کیا فائدہ کہ میری محبانہ ملامت اور دوستانہ شکوہ کا وہ نشانہ بنیں۔ کیوں نہ وہ غریبوں کی امداد کے ثواب کے علاوہ مہمان خانہ میں مجھ سے اس طرح ملاقی ہوں۔ کہ میں بھی خوش وہ بھی خوش اور جس غریب کی امداد کی جائے۔ وہ بھی خوش اور خدا تعالیٰ بھی خوش۔ پس میں بڑی تاکید سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ تمام نمائندے اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

اس موقع پر میں نمائندہ صاحبان کی احمدی بیویوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ عورتوں کو بالطبع مصیبت زدہ لوگوں بالخصوص یتیموں پر بہ نسبت مردوں کے زیادہ رحم آیا کرتا ہے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ وہ مجلس مشاورت پر آتے وقت اپنے خاوندوں کو خالی ہاتھ نہ آنے دیں۔ بلکہ انہیں مجبور کریں کہ وہ لازمًا اپنے ہمراہ زیادہ نہیں تو ایک۔ ایک نہیں تو آدھا۔ آدھا نہیں تو بسترہ کا چوتھا حصہ ہی دارالشیوخ کے مسکینوں اور یتیموں ہاں سردی سے ٹھٹھرنے والے بے ماں اور بے باپ بچوں کے لئے لا کر مہمان خانہ میں داخل کریں۔ اب میں تمام نمائندوں سے اپنا مافی الضمیر کھول کر بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور انہیں بھی توفیق عنایت فرمائے کہ ہم مما رزقنٰھم ینفقون کے ماتحت اپنی قوم کے مسکینوں یتیموں اور مفلوک الحال مریضوں کے لئے اپنے مال کا کچھ نہ کچھ حصہ علیحدہ کرتے رہیں۔ دیکھو عقل بھی میری اس پیش کردہ سکیم کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ اس وقت جبکہ موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ دارالشیوخ کے ایک سو مسکینوں اور مہمان خانہ میں آنے والے مفلوک الحال نوواردوں کے لئے اگر قومی فنڈز سے بستر ضرورت کے مطابق بنوائے جائیں۔ تو ایک ہزار روپیہ سے کم میں یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اب ایسے تنگی کے وقت ایک ہزار روپیہ اس غرض کے لئے خرچ کرنا قرین مصلحت ہے یا یہ بہتر ہے۔ کہ ہر نمائندہ ایک مستعمل مگر قابل استعمال بستر لے آئے۔ کہ نہ دینے والے پر بوجھ نہ قومی خزانہ پر بوجھ اور پھر کام بھی بن جائے۔ پس اے عقلمند نمائندو بجائے قومی فنڈز پر بوجھ ڈال کر غریب لوگوں کی حاجت روائی کرنے کے اپنے ہمراہ ضرور بالضرور بسترے لاؤ۔ تاکہ تمہارے قومی بیت المال پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ اور تمہارے غریب بھائیوں ہاں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ قریبی بھائیوں کی حاجت پوری ہو جائے۔ پس قادیان آؤ۔ تو خالی ہاتھ نہ آؤ۔ بلکہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے بسترے اور شب باشی کا سامان لیتے آنا۔

(ناظر ضیافت۔ قادیان)

تحریک جدید کے ایک مجاہد کی امریکہ کو روانگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میرا لڑکا عزیز محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے جس نے اپنے میں نے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کے ہمراہ امریکہ بغرض تبلیغ اسلام جا رہا ہے۔ عزیز ۲۱؍اکتوبر ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے قادیان سے روانہ ہو گا۔ میں تمام دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو خیر و عافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور اسے توفیق عطا فرمائے کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے متعلق اپنے فرائض کو خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دے سکے۔

(خاکسار فخر الدین پنشنر۔ قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ صاحبہ کئی ماہ سے مسلسل بیمار رہیں۔ اب اپریشن کے واسطے لاہور گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے واسطے درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار مظفر احمد از احمد نگر۔ (۲) میری بہو اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لائلپور درد جگر سنگریزہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد الدین قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ شعبان ۱۳۵۵ھ

کیا ہندو بھی رواداری رَوادارانہ رَویّہ اختیار کرنے کیلئے تیار ہیں؟

گزشتہ کچھ عرصہ سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں ہندوؤں کی طرف سے بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے خلاف اس تسلسل کے ساتھ شرمناک اور نہایت ہی اشتعال انگیز حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ کہ ان میں ایک مکروہ سازش کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ کبھی ہندوستان کے ایک سرے سے اور کبھی دوسرے سرے سے ایک ہندو اٹھتا ہے اور بلا وجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کر کے مسلمانوں کو آتش زیر پا بنا دیتا ہے۔ اور پھر جب کوئی اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکنے والا مسلمان ایسے فتنہ پرداز پر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ تو اس ایک شخص کے خلاف نہیں۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف شور مچا دیا جاتا ہے۔ کہ اسلام اپنے پیروؤں کو تشدد اور جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مسلمان نہایت وحشی اور خونخوار ہیں۔ اس طرح اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عام لوگوں میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے:۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ راولپنڈی میں ایک ہندو نے ازراہِ شرارت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف کھلم کھلا بیہودہ سرائی کی اور محض مسلمانوں کے دل دکھانے کے لئے کی۔ اس کے خلاف جب مسلمانوں نے آواز اٹھائی۔ تو حکومت نے اس بدزبان کو گرفتار کر لیا۔ تا کہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

ہندوؤں نے پہلے تو اسے بے قصور قرار دینے کی کوشش کی۔ لیکن جب دیکھا۔ کہ اس کا قانون کی گرفت سے بچ نکلنا ممکن نہیں۔ تو یہ سعی کی۔ کہ وہ شخص مسلمانوں سے معافی مانگ لے۔ اور مسلمان اسے معاف کر دیں۔ چنانچہ ان کی یہ کوشش کارگر ثابت ہوئی۔ اس شخص نے تحریری معافی مانگ لی۔ اور راولپنڈی کے سرکردہ مسلمانوں نے اسے اس رنگ میں معافی دے دی کہ رہا کرا دیا۔ اس پر اخبار "پرتاپ" نے مسلمانانِ راولپنڈی کو مبارکباد کہتے ہوئے جہاں یہ زرّیں اصل تسلیم کیا ہے۔ کہ "ہر شخص کا چاہے وہ خود کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ فرض ہے۔ کہ وہ دوسروں کے مذہبی بزرگوں کی عزت کرے۔ اور نہ خود ان کی شان میں کوئی گستاخانہ الفاظ کہے۔ اور نہ کسی کو کہنے دے"۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:۔

"گوپال داس کے ساتھ راولپنڈی کے مسلمانوں نے جس رواداری کا سلوک کیا ہے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات میں ایک نئے دَور کا آغاز کرے گا"۔ "گوپال داس کو معاف کر کے راولپنڈی کے مسلمانوں نے نہ صرف پنجاب کی فضا کو خراب ہونے سے بچا لیا ہے۔ بلکہ اسلام کی شان کو بھی برقرار رکھا ہے"۔

یوں ہی سہی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا صرف اتنا لکھ دینا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ مسلمان آئندہ بھی ایسا ہی کرتے رہیں۔ کافی ہے۔ یا اس بارے میں ہندوؤں پر بھی کوئی فرض عائد ہوتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ راولپنڈی کا گوپال داس ہندوؤں میں سے پہلا شخص نہیں۔ جس نے یہ قابلِ مذمت حرکت کی۔ بلکہ کئی ایک اس کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اور معلوم نہیں یہ سلسلہ کہاں تک چلے۔ اگر ہندو صاحبان مسلمانوں کی اس رواداری کا شریفانہ طور پر کوئی بدلا دینا چاہتے ہیں۔ اور ملک کی فضا کو خراب ہونے سے بچانا اپنا بھی فرض سمجھتے ہیں تو انہیں کھلے الفاظ میں اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ کسی ایسے شخص کی جو تحریر یا تقریر کے ذریعہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کا مرتکب ہوگا۔ نہ صرف حمایت نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے سزا دلانے کی کوشش کریں گے۔ اور پھر عملی طور پر ایسا کر کے دکھانا چاہیئے۔ ورنہ ایسی حالت میں جبکہ ہندوؤں میں نت نئے فتنہ پرداز پیدا ہو کر اس ہستی کی ہتک کے مرتکب ہوتے رہیں۔ جسے مسلمان دنیا جہان کی ہر ایک چیز سے عزیز سمجھتے ہیں۔ یہ توقع رکھنا کہ مسلمان ان کو اس لئے معاف کرتے جائیں گے۔ کہ ہندوؤں کی مبارکباد حاصل کر سکیں۔ ایک بیہودہ بات ہے ہندوؤں کو اپنے فرض کی ادائگی کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہیئے:۔

ایسے وقت میں جبکہ ہندو مسلمانوں کی رواداری کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ہم ان کی توجہ آریہ پستک بھنڈار دہلی کے اس ٹریکٹ کی طرف دلاتے ہیں جو "مسافر کی دھوم" کے نام سے کسی لکشمن پٹھک کی نظموں پر مشتمل ہے۔ اس میں نہ صرف بعض مسلمان سلاطین کے خلاف الزام تراشی کی گئی ہے۔ بلکہ سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف بھی بے حد گستاخانہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور قرآن کریم کے متعلق بھی سخت اشتعال انگیز بیہودہ سرائی کی گئی ہے۔ اس ناپاک ٹریکٹ کے خلاف مسلمان اخبارات میں آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ اور ہندوؤں سے خواہش کی جا رہی ہے۔ کہ اس شرانگیزی کا انسداد کریں

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہندو صاحبان اگر نیک نیتی سے اس فتنہ کے انسداد کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ان میں سے کھڑے ہونے والے برپا کر رہے ہیں۔ تو اس کا انسداد نہ ہو سکے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت تک ہندوؤں کی طرف سے نہ صرف اس شرارت کے انسداد کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ حوصلہ افزائی کی جاتی رہی ہے۔ لیکن اب جبکہ مسلمانوں نے ایک بدزبان ہندو کو قانون کی گرفت سے آزاد کرا کر ایسی مثال قائم کی ہے۔ جس پر ہندو بھی ممنونیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندو خود بھی روادارانہ رویہ اختیار کریں:۔

حکومت برطانیہ کا زوال

حکومت برطانیہ کا زوال روز بروز نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہر سیاست دان کھلم کھلا اس کا اعتراف کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۲ اکتوبر) لکھتا ہے "یورپی سیاسیات میں جو مناظر اس وقت رونما ہو رہے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے اس امر کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی طاقت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ حالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ مختلف ممالک کی طاقت میں بھی فرق آتا رہتا ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ برطانیہ کو دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور بارسوخ ملک سمجھا جاتا تھا کسی قوم کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر سکے۔ یورپی سیاسیات میں برطانیہ کا ڈنکا بجتا تھا۔ اور وہ ساری دنیا کی سیاسیات کو کنٹرول کرتا تھا۔ لیکن آج حالت مختلف ہے۔ برطانیہ کچھ کہتا ہے اور دوسرے ممالک کچھ کرتے ہیں۔ برطانیہ کی کمزوری اور بے بسی کا ثبوت آج سے پہلے کبھی اتنا نہ ملا تھا جتنا پچھلے چند مہینوں میں ملا ہے۔ ابی سینیا اور سپین کے واقعات نے برطانیہ کی کمزوری کو ایک مسلمہ حقیقت ثابت کر دیا ہے۔ وہ آج دوسروں کے رحم پر ہے۔ ان کی راہنمائی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن دوسرے ممالک اس کی راہنمائی قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں خود برطانیہ کو ان کی راہنمائی قبول کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے"۔

منعم علیہ گروہ کی تعیین کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کی تصریحات

فیج اعوج کے اثرات کے ماتحت مسلمانوں نے جن نہایت ہی غلط اور بے بنیاد عقائد کو اختیار کر لیا۔ ان میں سے ایک یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور آپ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ کی ذات مبارک پر نعمت نبوت بند ہو گئی۔ چونکہ یہ خطرناک غلطی قرآن کریم پر عدم تدبر کا نتیجہ تھی۔ اس لئے انفرادی طور پر امت مسلمہ کے بعض صالحین نے اس عقیدہ کی تردید کی۔ مگر عوام میں یہ اعتقاد پختہ اور راسخ تر ہوتا چلا گیا۔ یہانتک کہ اللہ تعالے نے اصلاح خلق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالے کی تائید سے اس وہم باطل کی پُرزور تردید فرمائی اور قرآن حکیم واحادیث سے واضح کر دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اسی مبحث پر ایک ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد نے البلاغ جلد اول میں لکھا۔

صراط مستقیم کیا ہے۔

"اسلام زندہ انسانوں کے شرف کو پتھروں کے آگے نہیں جھکانا چاہتا۔ مگر اس نے مشاہیر کرام اور اسلاف صالحین کے نمونوں کے فوائد عظیمہ کو کبھی ضائع نہ ہونے دیا۔ اور ان کے اثر کو اس طرح قائم کر دیا۔ کہ ہر مومن کے آگے ان کے عملی زندگی کے نمونے پیش کر دیئے۔ اور کہا۔ کہ دن میں پانچ بار جب خدا کے حضور آؤ۔ تو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت مانگو۔ ساتھ ہی تشریح کر دی کہ صراط مستقیم انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کا راہ علم و عمل ہے۔ اس لئے یہ (امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی) روح سب سے پہلے انہی کے قلب میں اُترتی جب آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی خدا کے بندوں میں صرف وہی لوگ خدا کا خوف اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جو ارباب علم و بصیرت ہیں۔ امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا احساس پیدا کرتی ہے۔ و اما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی وہ شخص جو اپنے خدا سے ڈرا۔ اور جس نے نفس کو ہوا پرستی سے روکا۔ پھر یہ روح ترقی کر کے بڑے بڑے مظاہر ڈھونڈتی ہے کبھی جزو نبوت بن جاتی ہے۔ یأمرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث۔ کبھی (یہ روح) ایک امت مسلمہ و عادلہ کی خلافت کے اندر سے نمایاں ہوتی ہے"

اس بیان سے واضح ہے۔ کہ صراط مستقیم انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی راہ علم و عمل ہے۔ جس میں ایک روح امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی خدا تعالے کی طرف سے پھونک دی جاتی ہے۔ یہ روح صالحیت کے مقام سے ترقی کرنا شروع کرتی ہے۔ اور شہیدیت و صدیقیت کے مقامات سے گزرتی ہوئی مقام نبوت تک پہونچ جاتی ہے۔ اور کبھی اس روح کو ایک امت عادلہ و مسلمہ کی خلافت کا لباس بھی پہنایا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی دُعا

پھر یہی وہ رُوح ہے۔ جس کی تحصیل کی قرآن حکیم میں تاکید کی گئی ہے۔ اور جس کے متعلق ہر مومن اپنی پنجگانہ نماز و ں کی ہر رکعت میں دعا کرتا ہے۔ اسی دعا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مولانا آزاد البلاغ جلد اول صفحہ ۳۵ میں تحریر فرماتے ہیں "یہ دعا سورۂ فاتحہ ہے۔ جو ہر مومن دن میں پانچ مرتبہ نماز کی ہر رکعت کے اندر پڑھتا ہے۔ اور وہ نعمت وہ دولت و متاع مطلوب و محبوب الصراط المستقیم ہے۔ جسکے مانگتے رہنے اور طلب کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اھدنا الصراط المستقیم خدایا تو ہمیں صراط المستقیم پر چلنے کی ہدایت دے۔ یہ الصراط المستقیم کونسی راہ ہے۔ اور اس سے مقصود کیا ہے؟ اس کی یہاں کوئی تشریح نہیں کی گئی۔ البتہ یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیھم ان لوگوں کی راہ جن پر اے پروردگار تو نے انعام کیا۔ پس اس تصریح سے صراط المستقیم وہ راہ ہوئی۔ جو انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے یعنی جن لوگوں پر خدا نے اپنی نعمتیں نازل کی ہیں۔ انہی کی راہ عمل صراط المستقیم ہو گی۔ چنانچہ سورہ نساء میں انعام یافتہ جماعتوں کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ انعمت علیھم میں کن لوگوں کی طرف اشارہ تھا۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا۔ اور جن لوگوں نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی۔ تو وُہ سب ان خوش نصیبوں کے ساتھی ہو جائیں گے۔ جن پر اللہ تعالے نے انعام کیا ہے اور جن پر انعام کیا ہے۔ وہ انبیاء ہیں صدیقین ہیں شہداء ہیں اور صالحین ہیں۔ جس کسی کو ایسی انعام یافتہ جماعتوں کی معیت ملی تو کیا اچھی ہے۔ اس کی معیت اور کیا اچھے ہیں انکے رفیق۔ بہر حال یہ آیت کریمہ بتلاتی ہے۔ کہ جس راہ پر چلنے کی سورہ فاتحہ میں ہر مومن التجا کرتا ہے۔ وہ راہ انعام یافتہ گروہ کی ہے۔ اور انعام یافتہ گروہ چار ہیں۔ الانبیاء۔ الصدیقون۔ الشھداء الصالحون"

مع کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش

مولانا نے اس موقعہ پر معیت کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی اسی طرح کوشش کی ہے جس طرح انہوں نے ایک مکالمہ میں جو کچھ عرصہ ہوا۔ ان کے اور ایک احمدی مبلغ کے درمیان ہوا۔ اور جو "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ بیان کیا تھا۔ کہ یہاں لفظ مع النبیین ہے۔ یعنی اے خدا تو ہمارا درجہ اتنا بلند کر دے۔ کہ نبیوں کی معیت ہمیں حاصل ہو۔ نہ یہ کہ ہم خود مقام نبوت پر سرفراز ہوں۔ مگر یہ ایسی صریح غلطی ہے جسکی مولانا آزاد ایسے عالم سے توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ کیا مولانا باقی تین درجوں یعنی صدیقین۔ شہداء اور صالحین کی بھی یہی تشریح کر سکتے ہیں۔ کہ اے خدا تو ہمیں صدیق نہ بنا۔ بلکہ صدیقوں کا ساتھی کر۔ ہمیں شہید نہ بنا۔ بلکہ شہداء کا ساتھی کر ہمیں صالح نہ بنا۔ بلکہ صالحین کا ساتھی کر مع کا لفظ ایک ہی ہے۔ تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب یہ لفظ النبیین کے ساتھ آئے تو صرف معیت کے معنے دے۔ مگر جب صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے لئے آئے۔ تو وہاں اس کے یہ معنے سمجھے جائیں۔ کہ اے خدا تو ہمیں صدیق۔ شہید اور صالح کا درجہ عطا فرما۔ اگر معیت کا لفظ نبوت کی نفی کرتا ہے۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اسی طرح صدیق۔ شہید اور صالح بھی امت مسلمہ میں سے کوئی نہیں ہو سکتا۔

پھر قرآن کریم میں دوسری جگہ مومنوں کو یہ دُعا سکھلائی گئی ہے۔ کہ توفنا مع الابرار۔ یعنی اے خدا ہمیں ابرار کے ساتھ وفات دے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہمیں اس حالت میں وفات دے۔ کہ ہم نیک ہوں۔ نہ یہ کہ جس وقت کوئی نیک فوت ہو۔ اسی وقت ہمیں بھی مار دے.

آفتاب نبوت کا طلوع

غرض پہلے اقتباس میں جہاں مولانا آزاد نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی روح کے ارتقاء کے مقامات کا ذکر کیا ہے وہاں ایک رنگ میں یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ انسانی روح مقام نبوت تک بھی رسائی حاصل کر سکتی ہے

ایک اور موقعہ پر تحریر فرماتے ہیں۔
"پس (دنیا میں) صداقتوں کا ظہور ہمیشہ یکساں ہوا ہے۔ اور خواہ وہ کسی نام سے ظاہر ہوئی ہوں۔ مگر سب اسی امر بالمعروف کی حقیقت میں داخل ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کلدانیوں کا بت خانہ توڑا۔ مگر حضرت موسٰےؑ نے فرعون کی شخصی حکمرانی کے ظلم و استبداد کا بُت اور بنی اسرائیل کی غلامی کی زنجیریں توڑیں۔ پس چونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی ایک حقیقت ہے۔ جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسی کے فیضانِ جاری کا اقتباس ہے اس لئے اسکے متبعین کی نسبت بھی ہمیشہ ایسی ہی رہی ہے اور ہمیشہ ایسی ہی رہیگی۔ وہ ہر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاہتی ہے۔ جو مرضاتِ الٰہیہ کے خلاف ہو۔ خواہ اس کا نام دنیا نے سیاست رکھا ہو۔ خواہ مذہب اور خواہ تم اس کو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو۔ خواہ تمدنی سے۔ مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے۔ جب گمراہیوں کی رات کے بعد صدائے ہدایت کا آفتاب طلوع ہو۔ اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگہ خدائے رحمان کی خوشبوں کی پکار ہو۔ تو تم یقین کرو۔ کہ وہ صداقت جو ہمیشہ آیا کرتی تھی۔ آگئی۔ وہ جمال ہدایت و سعادت جس نے سخت سے سخت تاریکیوں میں اپنے چہرۂ منور کو بے نقاب کیا تھا۔ اور پھر نظارگیانِ حقیقت کے لئے بے نقاب ہوگیا اور خدائے قدوس و قیوم نے "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی سنت مرسلین و صدیقین کو پھر از سر نو زندہ کردیا۔ و من یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا"
(الہلال جلد سوم صفحہ ۳۱)
پھر لکھتے ہیں:-
"ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔

پس جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ جو لوگ جماعت (التی انعم اللّٰہ علیھا) کی اطاعت و متابعت کے ذریعے انبیاء و شہداء اور صدیقین و صالحین کے مقامات الٰہیہ سے نسبت "معیت" حاصل کر لینگے وہ ان تمام انوارِ الٰہیہ اور برکاتِ ربانیہ کا مورد و مہبط ہونگے۔ جو انبیاء و صدیقین کے لئے مخصوص ہیں۔ اور منجملہ ان برکات نبوت کے ایک بہت بڑی برکت دعوت و اصلاح کی فتح مندی اور تغیرات ممالک و امم ہیں" (الہلال جلد سوم صفحہ ۴۱۹)
پھر ایک آیتِ قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے الہلال جلد چہارم صفحہ ۷ پر یہ قرآنی اصل بیان کرتے ہوئے کہ ہر زمانۂ گمراہی میں ایسے مصلح ربانی کی جو اپنے متبوع کا مکمل آئینہ ہوتا ہے۔ ضرورت ہوتی ہے۔ لکھتے ہیں۔
"امن خلق السمٰوٰت والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہٖ حدائق ذات بھجۃ ماکان لکم ان تنبتوا شجرھا ءالٰہ مع اللّٰہ۔ بل ھم قوم یعدلون (۲۷-۶۱)
کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور کون ہے جس نے اوپر سے پانی برسایا۔ اور پھر جب پانی برسا۔ تو اس کی آبیاری سے نہایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کئے۔ (حالانکہ) تمہارے بس کی یہ بات نہ تھی۔ کہ تم ان کے درختوں کو اُگا سکو۔ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بھی کوئی معبود ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں۔ کہ ناحق گمراہ ہو رہے ہیں۔
یہ انسان کی روحانی غذا کا وہ تخم صالح ہے۔ جس کی کاشت ارضِ قلب و معنی انبیاء و مرسلین کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ اور پھر مختلف ازمنہ ضلالت و ادوار مظلمہ میں ان کے متبعین و مطیعین آتے ہیں۔ جو اس سنتِ انبیاء کی تجدید و احیاء کرتے ہیں۔ اور چونکہ اطاعتِ رسول کی راہ سے ان کو شرفِ معیت و نسبت متابعت حاصل ہوجاتی ہے۔ اس لئے وہ سب کچھ ان کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے۔ جو ان کے مطاع و متبوع کے ہاتھوں ظاہر ہوا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم کی صدائے بازگشت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے والا ہر انسان معلوم کرسکتا ہے۔ کہ مولانا آزاد کے یہ خیالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی تعلیم کی صدائے بازگشت ہیں۔ دنیائے مذہب میں جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پیدا ہوا ہے۔ اور جس کا اقرار اشد مخالفین بھی کر رہے ہیں۔ وہ مولانا کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے پس ہم مولانا کو انہی کے ان ارشادات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ یہی زمانہ ہے جس میں انسان کی ارضِ قلب و معنی کی کاشت اور چمنِ اسلام کی آبیاری کے لئے گذشتہ انبیاء و مرسلین کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے ظلمتِ دنیا کی بے پناہ تاریکیوں کو عرفانِ حق و صداقت کی تابناک تجلیوں سے اڑا ڈالا۔ توحید و تعلیم قرآنی کی فراموش شدہ حقیقتوں کے نغمے دوبارہ گونجے اور ابلیسیت و شیطنت کے ساز و مضراب ایسے شکستہ ہوئے کہ بند کمروں میں بھی ان کو امان نہ مل سکی:۔
(خاکسار عبدالحمید ادیب عالم از جالندھر)

بیکاری کے انسداد کی طرف کماحقہ توجہ کی جائے

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء کی روشنی میں یکم فروری ۱۹۳۶ء کے الفضل کے ذریعہ تربیتی نقطۂ نگاہ کے ماتحت بیکاروں کی فہرستیں تیار کرلنے اور بیکاری کا انسداد کرنے کے متعلق جماعتوں کو توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں کی گئی۔ حالانکہ حضور کے خطبہ کے بعد سے اس وقت تک اگر توجہ سے کام کیا جاتا۔ تو ایک بھی بیکار نظر نہ آتا۔
اس سلسلہ میں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ بیکاری سے کئی گناہ اور عیوب پیدا ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا کی طرف سے جب انسداد بیکاری کی تحریک ہوتی ہے۔ تو اس سے اقتصادی پہلو مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ تربیتی اور اخلاقی پہلو ملحوظ ہوتا ہے۔ جس سے یہ منشا ہے۔ کہ جماعتوں میں اس وقت جو بیکار پائے جاتے ہیں وہ کسی نہ کسی کام پر لگ جائیں۔ اور کسی کام کو بھی ادنے یا خلاف شان نہ سمجھا جائے۔ اس غرض کے لئے غریب اور امیر میں بھی کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص متمول ہے۔ مگر بیکار۔ تو تربیتی نقطۂ نگاہ سے اس کے متعلق بھی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ کوئی کام اختیار کرے۔ خواہ وہ آنریری کام ہی ہو۔ تاکہ اس کا وقت بیکاری میں نہ گزرے۔ کیونکہ تربیت کے نقطۂ نگاہ سے اصل غرض آمد پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے بیکاروں کو خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں، کام پر لگانا ہے۔ تاکہ مفید طور پر ان کے اوقات بسر ہوں۔
مہربانی فرما کر تمام جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت اس امر کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور اپنی اپنی جماعت کے بیکاروں کی فہرستیں تیار کرکے بیکاری کے انسداد کا انتظام کریں۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت یہ فہرستیں اپنے پاس محفوظ رکھیں، اور ہر ماہ کی رپورٹ میں انسداد بیکاری کے عنوان کے نیچے اس کی باقاعدہ رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔
—— ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان ——

تبلیغ بیرون ہند

لنڈن میں تبلیغ اسلام

روٹری کلب اور ہائیڈ پارک میں لیکچرز

از مولوی جلال الدین صاحب شمس احمدی مبلغ

لنڈن میں ہائیڈ پارک ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں مختلف مذاہب کے نمائندے آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سٹیج لگے ہوتے ہیں۔ اگر ایک سٹیج پر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ یسوع مسیح تمام دنیا کا نجات دہندہ ہے تو دوسرے سٹیج پر سے اس کے خلاف آواز اٹھتی ہے۔ مذہبی لیکچروں کے علاوہ سیاسی لیکچر بھی ہوتے ہیں۔ اور جو سٹیج کسی مذہب سے تعلق ہوتی ہے۔ اس پر اس مذہب کا نام لکھا ہوتا ہے۔ ان سٹیجوں میں آپ کو ایک ایسی سٹیج بھی دکھائی دے گی جس پر "اسلام" لکھا ہؤا ہے اور وہ احمدیوں کی سٹیج ہے۔

لیکچرز اور مکالمات

ہر جمعرات کو وہاں اسلام کی تائید میں لیکچر دیا جاتا ہے۔ اور لیکچر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایام زیر رپورٹ میں برادرم عبد العزیز صاحب نے دو لیکچر اور میر عبد السلام صاحب نے تین لیکچر دیئے۔ لیکچروں کے علاوہ مجھ سے بھی بعض لوگوں کی گفتگو ہوئی ہے۔ اور گفتگو کے وقت پندرہ بیس بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اشخاص ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض مکالمات خلاصہ کے طور پر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

پادری (دوران تقریر میں) ہمارے چرچ کا بنیادی پتھر یسوع مسیح ہے۔ اس لئے چرچ کی بنیاد بڑی مضبوط ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح ہماری پناہ ہے ؛

شمس۔ (اختتام تقریر پر) انجیل میں تو لکھا ہے۔ کہ مسیح نے پطرس سے کہا۔ کہ تو وہ چٹان ہے جس پر میں اپنا چرچ بناؤں گا۔ (متی $\frac{16}{18}$) لیکن معاً اس کے بعد اسے شیطان کے لقب سے ملقب کیا۔ جیسا کہ آئت ۲۳ میں مذکور ہے۔ نیز پطرس نے تین دفعہ مسیح کا انکار کیا۔ اور جھوٹے پر لعنت بھی کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چرچ کا بنیادی پتھر نہائت کمزور تھا۔ اور چرچ والوں کا ابتدا سے ایک دوسرے سے اختلاف شائد اسی وجہ سے ہے۔

پادری۔ پولوس نے کہا ہے کہ مسیح گرجا کا بنیادی پتھر ہے ؛

شمس۔ میں نے تو حضرت مسیح کا قول پیش کیا ہے۔ آپ بھی حضرت مسیح کا کوئی قول پیش کریں۔ کہ انہوں نے اپنے متعلق کہا ہے کہ میں چرچ کا بنیادی پتھر ہوں۔ پولوس تو حضرت مسیح کا شاگرد بھی نہیں تھا۔

پادری۔ بے شک پطرس بھی بنیادی پتھر تھا اور اس میں کمزوری بھی تھی۔ مگر چرچ کی دعائیں اس کی کمزوری کی معالج ہیں۔

شمس۔ جب بنیادی چٹان ہی کمزور ہوئی تو اس پر جو عمارت بنے گی وہ کیونکر مضبوط ہو سکتی ہے۔ اور اس کی دعائیں اس بنیادی پتھر کی کمزوری کو کیونکر دور کر سکتی ہیں ؛

ایک یہودی سے گفتگو

اس کے بعد ایک یہودی سے گفتگو ہوئی

یہودی۔ اسلام کی رو سے انسان پاک کیسے بن سکتا ہے۔ اور دنیا میں امن قائم کرنیکا کیا ذریعہ ہے ؟

شمس۔ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے احکام اور قانون پر عمل کرنے سے انسان پاک ہو سکتا ہے۔ اور اس سے دنیا میں امن بھی قائم ہو سکتا ہے اسلام کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے احکام کی پوری پوری اطاعت کرنا۔

یہودی۔ کیا خدا کے قانون پر کوئی شخص عمل کر سکتا ہے ؟

شمس۔ کیوں نہیں ؟ اگر کوشش کرے تو کر سکتا ہے ؛

یہودی۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اس لئے کوئی شخص خدا تعالےٰ کے قانون پر پورے طور پر عمل نہیں کر سکتا۔

شمس۔ ہماری الہامی کتاب قرآن شریف میں تو یہی لکھا ہے۔ کہ کوشش کرے تو کر سکتا ہے۔ اور لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا کہکر بتا دیا ہے۔ کہ انسان کو اس کی طاقت کے مطابق احکام کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔

یہودی۔ اگر انسان زنا وغیرہ کا مرتکب ہو تو وہ ہرگز پاک نہیں ہو سکتا۔

شمس۔ ہماری شریعت میں گناہ کا علاج استغفار اور توبہ مذکور ہے۔

یہودی۔ توبہ کیونکر علاج ہے۔

شمس۔ جب حضرت موسےٰؑ آئے۔ اس وقت جو لوگ گناہ کیا کرتے تھے انہیں معاف کیا گیا یا نہیں

یہودی۔ معاف کیا گیا۔ لیکن وہاں پریسٹ واسطہ ہوتا تھا۔

شمس۔ پریسٹ معصوم ہوتا تھا یا گنہگار۔

یہودی۔ وہ بھی گنہگار ہوتا تھا۔

شمس۔ پھر اس کے اپنے گناہ کیسے معاف ہوتے تھے۔

اس پر یہودی ہنس پڑا اور دوسرے بھی ہنس دیئے۔ میں نے کہا آپ نے خود اقرار کر لیا۔ کہ توبہ گناہوں کا علاج ہے۔ اور خدا گناہ معاف کر دیا کرتا ہے۔ پس انسان پوری کوشش کرے تو خدا تعالےٰ کی بھیجی ہوئی شریعت پر پورے طور سے عمل کر سکتا ہے۔

یہودی۔ آپ کا قانون کونسا ہے۔

شمس۔ قرآن مجید جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہؤا۔

یہودی۔ توریت میں اور اس میں کیا فرق ہے ؛

شمس۔ توریت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی نہ کہ تمام دنیا کے لئے۔ قرآن مجید تمام ملکوں اور تمام قوموں کے لئے ہے ؛

یہودی۔ تورات بھی تمام دنیا کے لئے تھی۔

شمس۔ ہرگز نہیں جو شریعت تمام قوموں کے لئے ہو۔ ضروری ہے کہ اس کا بھیجنے والا تمام قوموں سے اپنے تعلق کا اظہار کرے۔ مگر تورات میں آتا ہے۔ کہ اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔ اس سے معلوم ہؤا۔ کہ موسوی شریعت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر شریعت موسوی تمام اقوام کے لئے ہوتی۔ تو بنی اسرائیل اس کی تمام قوموں میں تبلیغ کرتے۔ مگر انہوں نے نہیں کی۔ حضرت مسیح بھی آئے تو انہوں نے کہہ دیا۔ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن برعکس اس کے قرآن مجید کی مسلمانوں نے ہر قوم میں تبلیغ کی ؛

یہودی۔ جب توریت آئی اس وقت ہمارے پاس حکومت نہ تھی۔ اس لئے ہم تبلیغ نہ کر سکے

شمس۔ جب حکومت تھی اس وقت یہود نے کن اقوام میں تبلیغ کی تھی۔ ؟ تورات میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ موسےٰؑ کی مانند ایک نبی آئے گا جسے نئی کتاب دی جائے گی۔ اور وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ استثنا $\frac{15}{18}$ سے ظاہر ہے۔

یہودی۔ استثنا باب ۱۸ میں جس نبی کی آمد کا ذکر ہے وہ بنی اسرائیل سے آئے گا۔

شمس۔ بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنی اسمٰعیل ہیں

یہودی۔ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے بھیجنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے آئے گا۔

شمس۔ بنی اسمٰعیل بنی اسرائیل کے بھائی تھے یا نہیں۔

یہودی۔ وہ ایک رنگ میں بھائی تو تھے لیکن یہاں بنی اسرائیل ہی مراد ہیں۔

شمس۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ بنی اسمٰعیل بھی بنی اسرائیل کے بھائی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پیشگوئی میں بنی اسرائیل مراد ہے یا بنی اسمٰعیل۔ ہمارے نزدیک یہاں بنی اسمٰعیل مراد ہیں۔ اور اسکی تین وجوہات ہیں۔

(۱) اس پیشگوئی کے پہلے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل نے حورب کے مقام پر یہ کہا۔ کہ وہ خدا کا کلام سننا نہیں چاہتے۔ خدا نے کہا انہوں نے اچھا کیا جو یہ کہا۔ اس لئے میں ان کے بھائیوں سے نبی مبعوث کروں گا۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں سے وہ نبی نہیں آئے گا۔

(۲) جب مسیح آئے تو انہوں نے انگور کے باغ کی مثال دے کر سمجھایا۔ کہ ان کے بعد مالک باغ آئے گا۔ اور یہود کو مخاطب کرکے کہا۔ کہ ؛

"اب تم سے آسمانی بادشاہت چھین لی جائے گی۔ اور دوسری قوم کو دی جائے گی" اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح ؑ کے بعد بنی اسرائیل میں کوئی نبی نہ آئے گا بلکہ دوسری قوم سے آئے گا۔ اور کتاب پیدائش میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ مذکور ہے کہ تیری نسل سے تمام قومیں برکت پائیں گی۔ اس لئے ضروری تھا کہ جب بنی اسرائیل آسمانی بادشاہت سے محروم کردئے گئے۔ تو نبوت حضرت ابراہیم ؑ کی دوسری شاخ بنی اسمٰعیل میں جاتی۔ اس لئے وہ نبی بنی اسمٰعیل سے ہی آنا تھا۔ اور یہود سے نبوت چھین لئے جانے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مسیح سے پہلے تو کثرت سے ان میں نبی آئے۔ لیکن ان کے بعد دو ہزار سال میں ان میں سے ایک بھی نبی نہ ہوا۔

(۳) اس پیشگوئی میں جو علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب کی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی گئی ہیں۔

یہودی:۔ یہود نے تو خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم کردی تھی یہاں گئے خدا تعالیٰ کی توحید قائم کردی۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا

شمس:۔ یہود نے تو دوسری اقوام کو تبلیغ بھی نہیں کی۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں مبعوث ہوئے اور اپنی وفات سے پہلے تمام عرب میں جو بت پرستی کا گڑھ تھا توحید قائم کردی۔ اور آسمانی بادشاہت پورے طور پر جلوہ گر ہوئی۔ پھر آپ کے پیرو شام و ایران و مصر وغیرہ کی طرف بڑھے۔ اور ان تمام ممالک میں آسمانی بادشاہت قائم کردی۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھا دیا۔ اور لا الٰہ الا اللہ کی پانچ وقت آوازیں ہر طرف گونجنے لگیں۔ اسی طرح ہندوستان اور دیگر ممالک میں ہوا لیکن یہود نے اس کے مقابل میں کچھ بھی نہیں کیا

آخر کار اس نے اقرار کیا کہ ہم تو ختم ہوگئے۔ حاضرین میں سے بعض نے کہا جب ختم ہو چکے ہو تو پھر خاموش رہو کسی اور کو جگہ بیٹھنے دو۔ چاہے وہ مسلمان ہوں یا کوئی اور

ایک فری تھنکر سے گفتگو

ہالینڈ کا ایک فری تھنکر بھی گفتگو سن رہا تھا اس کے بعد اس نے گفتگو شروع کردی۔

فری تھنکر:۔ اس عالم کو کس نے بنایا ہے

شمس:۔ اللہ تعالیٰ نے

فری تھنکر:۔ کیا آپ I am (میں ہوں) کے سوا کوئی خدا مانتے ہیں۔

شمس:۔ اگر تو I am سے مراد خدا کا انا الموجود کہنا ہے تو وہ ہمیشہ سے ہے لیکن اگر انسان کا I am کہنا مراد لیا جائے۔ تو اس کے وجود سے پہلے اس کی I am کا بھی وجود نہ تھا۔

فری تھنکر:۔ اگر I am نہیں تھا تو پھر خدا بھی نہیں تھا۔

شمس:۔ یہ غلط ہے۔ آپ کی I am اسی وقت سے ہے جب سے آپ پیدا ہوئے۔ پیدائش سے پہلے نہ آپ تھے نہ آپ کی I am تھی۔ لیکن خدا تھا کیونکہ آپ کے سوا خدا تعالےٰ کی اور بھی بہت سی مخلوق تھی۔

فری تھنکر:۔ اس امر کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ کہ خدا نے اس عالم کو پیدا کیا ہے؟

شمس:۔ اشیاء عالم میں ایک ترتیب پائی جاتی ہے۔ اور ایک قانون کے ماتحت وہ ایک دوسرے پر اثر ڈال رہی ہیں۔ یہ ترتیب اور قانون اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ اشیاء عالم کی خالق ایک ذی ارادہ ہستی ہے۔

فری تھنکر:۔ اشیاء عالم میں کوئی ترتیب نہیں پائی جاتی۔

شمس:۔ آپ پہلے میری دلیل غور سے سن لیں۔ ابھی میں آپ کو ترتیب کا بھی ثبوت دیتا ہوں۔ مثال کے طور پر آپ انسان کو لے لیں۔ اس میں سننے۔ چکھنے۔ دیکھنے وغیرہ کی قوتیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر اگر عالم کی چیزوں پر غور کیا جائے تو صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ انسان اور باقی تمام اشیاء کا خالق ایک ہی ہے اور وہ ذی ارادہ ہستی ہے۔ انسان کو آنکھ دی۔ لیکن آنکھ کام نہیں دے سکتی تھی۔ جب تک کہ سورج اس قدر فاصلہ پر نہ ہوتا جس قدر فاصلہ پر اب ہے۔ اسی طرح انسان غذا کا محتاج ہے اور غذا سورج کی تاثیرات سے تیار ہوتی ہے۔ اس کی تاثیرات بھی زمین پر ایک قانون کے ماتحت پڑتی ہیں۔ اسی طرح قوت ذائقہ دی۔ تو اس کے لئے میٹھی۔ نمکین چیزیں بھی پیدا کردیں۔ قوت شنوائی دی تو اس کے لئے ہوا بھی پیدا کردی اگر ہوا نہ ہوتی تو انسان سن نہ سکتا۔ اسی طرح بیماریاں ہیں۔ تو ان کے علاج بھی صحیفہ عالم میں پائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ انسان کی تمام ضروریات کو پورا کیا گیا ہے۔ اور ان تمام چیزوں میں ایک نظام اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ ان اشیاء کی خالق ایک ذی ارادہ ہستی ہے۔

فری تھنکر:۔ یہ تمام چیزیں نیچر سے پیدا ہوئی ہیں۔

شمس:۔ نیچر کوئی ذی ارادہ چیز نہیں ہے ترتیب اور نظام اور قانون ایک ذی ارادہ ہستی کو چاہتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم کسی کاغذ پر تین سطریں نہایت خوشخط لکھی ہوئی دیکھیں۔ تو ہم کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ یہ خود بخود بغیر ارادہ کے لکھی گئی ہے بلکہ ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سطور بالارادہ لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح اشیاء عالم میں جو نظام اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ وہ ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم تسلیم کریں۔ کہ اس تمام عالم کی خالق ایک ذی ارادہ ہستی ہے اور وہی خدا ہے۔

اس دلیل کا فری تھنکر کوئی جواب نہ دے سکا۔

روٹری کلب میں اسلام پر ایک لیکچر

درد صاحب نے ونڈزورتھ کے روٹری کلب میں فلسطین کے متعلق جو لیکچر دیا تھا۔ اس کی تمام ممبروں نے تعریف کی۔ چنانچہ ایک پادری نے ممبران کلب سے تعریف سن کر آپ سے درخواست کی کہ اسی موضوع پر ان کی سوسائٹی میں لیکچر دیں۔ جسے درد صاحب نے منظور کرلیا ہے اس کے بعد آپ نے ایلتھم روٹری کلب میں اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جسے ممبران کلب نے بہت پسند کیا لیکچر کے اختتام پر ممبران کلب کے علاوہ پریذیڈنٹ نے بھی سوالات دریافت کئے۔ ایک پادری بھی موجود تھا۔ اس سے الوہیت مسیح پر دلچسپ مکالمہ ہوا۔ الغرض لیکچر بہت پسند کیا گیا۔

ایک خاتون کا قبول اسلام

مسٹر عبدالرحمٰن ہارڈی کئی سالوں سے مسلمان ہیں۔ اس سال انہوں نے شادی کی تھی۔ ان کی بیوی عیسائی تھیں۔ ایام زیر رپورٹ میں اس نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

احباب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

مجھے ۵ اکتوبر کو ایک رئیس کی موجودگی میں غیر مبایعین کے مبلغ سید اختر حسین صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ سید صاحب نے صاف لفظوں میں کہا کہ حضرت مسیح موعود کو کافر کہنے والا محض گناہ گار ہے کافر نہیں۔ جس پر رئیس موصوف نے کہا۔ کہ حدیث میں تو آتا ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ مسیح موعود کو کافر کہنے والا کیونکر کافر نہ ہوگا۔؟ تب مبلغ مذکور نے دبی زبان سے کہا۔ کہ ہاں حضرت مسیح موعود کا مکفر کفر دون کفر کا مصداق ہوگا۔ ہمارا مولوی محمد علی صاحب سے سوال ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنا عقیدہ صاف لفظوں میں بیان کریں۔ کیا آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والا مسلمان ہے۔ یا کافر؟

خاکسار:۔ ابوالعطاء ۔ قادیان

آسماں بار د نشاں الوقت میگوید زمیں

از جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر - رامپوری

اے سنبھل کوش اے غفلت شعار
حافظ و امن و اماں کے ذمہ دار

زور بازو صرف ہو گر بر محل
شان و شوکت میں نہیں آتا خلل

زورِ استبداد کام آتا نہیں
یہ شجر شیریں ثمر لاتا نہیں

فرد ہوں یا قوم ہو اہلِ خرد
جو نہیں کھوتے شعورِ نیک و بد

رہتے ہیں دنیا میں ہو کر کامراں
نامراد ان کے عدو وہ شادماں

ان کے عز و شاں میں فرق آتا نہیں
دبدبہ ان کا کبھی جاتا نہیں

دوست اور دشمن میں رکھ کر امتیاز
وہ بجا کرتے ہیں گر کرتے ہیں ناز

حرصِ بے جا سے الگ رہتے ہیں وہ
سیلِ نفسانی میں کب بہتے ہیں وہ

ہو غلط فہمی تو شرماتے ہیں وہ
اپنی بدنامی سے گھبراتے ہیں وہ

کرتے ہیں کہتی ہے جو عقلِ سلیم
بر محل سخت اور بر موقع رحیم

عہد کرتے ہیں تو کرتے ہیں نباہ
رکھتے ہیں انصاف کو پیشِ نگاہ

لیتے ہیں مظلوموں کا وہ انتقام
ظالموں کا کام کرتے ہیں تمام

حق پرستی ان کا ہوتا ہے شعار
ہوتا ہے ان کا تمدن استوار

ہاں مگر وہ بد نصیب و بے خرد
ظلم و فحشا کی جو کرتے ہیں مدد

ناحق و حق میں نہیں جن کو تمیز
خواہشاتِ بد کو رکھتے ہیں عزیز

کام جو رکھتے ہیں اپنے کام سے
بے خبر رہتے ہیں جو انجام سے

جو صداقت سے ہوئے نا آشنا
نفسِ امّارہ بنا جن کا خدا

اپنی قوت پر جنہیں عجب و غرور
راستی سے رہتے ہیں جو دور دور

نورِ عقل افروز کھو بیٹھے ہیں جو
مصلحت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جو

اپنی ہی چالوں پہ جن کو ناز ہے
ان کی بدبختی کا یہ آغاز ہے

ان کا دنیا میں بھرم جاتا رہا
جب بھرم جاتا رہا پھر کیا رہا

اپنی قوموں میں ہوں جو بے اعتماد
کیوں نہ ہوں وہ بانئے شر و فساد

جن کو تائیدِ خدا ہوتی نہیں
ان سے بدبختی جدا ہوتی نہیں

بڑھ کے گر جاتے ہیں یہ سب بے گماں
اس کے شاہد ہیں زمین و آسماں

بچتے ہیں کب انقلابِ دہر سے
پس گئے کتنے خدا کے قہر سے

اب نہ دارا ہے نہ اسکندر کہیں
تختِ کسریٰ ہے نہ قیصر ہے کہیں

زورِ نمرودی و فرعونی کہاں
رہ گئے بے چارگی کے کچھ نشاں

شوکت و شانِ الہیہ اب کہاں
عظمتِ عباسیہ ہے بے نشاں

نالۂ مظلوم کا اٹھا جو شور
مٹ گیا سب زار و زارینہ کا زور

ہیں یہ سب سامانِ عبرت کے لئے
ہاں مگر اہلِ بصیرت کے لئے

عشق ہے گر تم کو عز و جاہ سے
اے خردمندو ڈرو اللہ سے

رکھتے ہیں جو دل میں کچھ خوفِ خدا
چھوڑتے ہیں کب رہِ صدق و صفا

ہوتے ہیں وہ دشمنِ جور و جفا
لیتے ہیں اللہ والوں کی دعا

رکھتے ہیں وہ امنِ عالم برقرار
آسماں بنتا ہے ان کا سازگار

لیکن استکبار کر دیتا ہے کور
دیکھتے ہی دیکھتے ڈھاتا ہے زور

انقلاب آتے ہیں اس عجلت کے ساتھ
اڑتے ہیں ہوش و خرد دہشت کے ساتھ

پھر سنبھلنے کا نہیں ملتا ہے وقت
حوصلے اور ہمتیں ہوتی ہیں پست

دشمنے پیدا شود از ہر کمیں
میگزد ہر وقت مارِ آستیں

اے خردمندانِ عالم ہوشیار
کہتے ہیں کچھ اور اب لیل و نہار

کہہ گیا ہے مہدیٔ آخر زماں
از پئے من آسماں بارد نشاں

چشم وا کن اے عزیزِ نکتہ بیں
ہر زماں الوقت میگوید زمیں

بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں آتشزدگی

ایک احمدی کی دوکان معجزانہ طور پر محفوظ رہی

۷-۸ اکتوبر کی درمیانی رات کو ایک مکان سے آگ لگی۔ آگ کیا تھی۔ خداوند تعالیٰ کا غضب تھا۔ کہ تین چار گھنٹہ کے اندر اندر تقریباً ڈیڑھ صد دوکانیں و مکانات جل کر خاک سیاہ ہوگئے۔ وہ بازار جو ۷ تاریخ کی شام کو بارونق تھا۔ ۸ کی صبح کو خاک کا ڈھیر اور سیاہ فام دیو کی صورت اختیار کئے ہوئے ہر دیکھنے والے کے لئے درس عبرت تھا۔ ہر دل بریاں اور ہر آنکھ گریاں تھی۔ ننھے ننھے بچے اور بے خانماں مستورات۔ اپنے گھروں کی تباہی پر چاک گریباں زمین پر پڑی رو رہی تھیں۔ ہر دل پگھل رہا تھا۔ اور ہر آنکھ سے خون ٹپک رہا تھا۔ اکثر تجارتی حصہ خاک سیاہ ہوگیا۔ اور ملحقہ مکانات سے بھی کوئی نہ بچ سکا۔ دوسرے روز پھر بوقت ۱۲ بجے ایسی آگ بھڑکی کہ رہے سہے محلہ پر بھی ہاتھ صاف کر گئی۔ اور اسی پر خاتمہ نہ ہوا۔ بلکہ تیسرے دن از سر نو ایک مکان سے ایسی آگ بھڑکی۔ کہ کوئی صورت فرو ہونے کی نظر نہ آتی تھی۔ لیکن اللہ تبارک و تعالےٰ نے خان محمد اسلم خان صاحب جاگیردار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کو توفیق دی۔ اور ان کی کوشش سے ایک محلہ بچ گیا۔ اگرچہ خانصاحب پہلے دن سے ہی نہائت جانفشانی سے آگ فرو کرنے میں مشغول رہے۔ لیکن اگر تیسرے دن کی آگ فرو کرنے میں ان کی کوشش شامل نہ ہوتی۔ تو ایک محلہ کے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ۸ اکتوبر کی صبح کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس معہ گارد بالاکوٹ تشریف لائے اور شہر کا معائنہ کرکے گارد کو بغرض امداد چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ شام کو گارد بھی آگ کا کوئی خطرہ نہ سمجھ کر واپس چلی گئی۔ لیکن بعد میں دو دن متواتر آگ بھڑکتی رہی اور انسپکٹر صاحب تھانہ بالاکوٹ امداد فرماتے رہے۔ تقریباً دو لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ زیادہ نقصان ہندوؤں کا ہوا۔

جس جگہ سے ابتداً آگ لگی۔ اس کی نچلی منزل میں ایک احمدی فضل کریم صاحب کی دوکان تھی۔ جب ان کو خبر ہوئی۔ تو اس وقت آگ چاروں طرف سے دوکان کو گھیر چکی تھی۔ تاہم فضل کریم صاحب نے دوکان سے مال نکالنے کی کوشش کی۔ اور چند غیر احمدی دوستوں سے کہا۔ کہ اس موقعہ پر میری امداد کریں۔ جس پر ایک صاحب نے دوسرے ساتھیوں سے کہا یہ مرزائی ہے اس کا مال مت نکالو۔ چنانچہ انہوں نے کوئی امداد نہ دی۔ اس وقت فضل کریم نے اپنی بیکسی پر نظر کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے یوں فریاد کی۔ کہ اے احمدیت کے خدا اے غریبوں بے کسوں اکیلوں کے خدا مجھے اپنے ہاتھ سے بچا۔ اے خدا کیا تو بھی اس موقعہ پر میری دستگیری نہ فرمائے گا۔ یہ دعا کرتا تھی کہ باوجود اس کے کہ جس آگ سے سب شہر جل گیا۔ وہ دوکان جس کے اوپر سے آگ شروع ہوئی تھی بال بال بچ گئی۔ جو کہ احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا اور بین نشان ہے۔

(نامہ نگار)

ضرورت امام الصلوٰۃ

ضلع گورداسپور کے ایک علاقہ میں ایک امام الصلوٰۃ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ مقامی جماعت ہر طرح سے انکی امداد کرے گی۔ اگر مستقل رہائش کا ارادہ ہو تو بہترین موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواست بھیجدیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضرورت استانی

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ایک عارضی آسامی کے لئے جو ڈیڑھ سال کے لئے خالی ہے ایک انٹرنس پاس استانی کی بشاہرہ ۲۰ روپے ماہوار ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق جماعت مقامی ناظر تعلیم و تربیت کے نام جلد آنی چاہئیں۔
ناظر تعلیم و تربیت

نشر و اشاعت کا مجوزہ بجٹ پورا کرنا ضروری ہے

احباب کو معلوم ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی مد نشر و اشاعت کے لئے صدر انجمن کے بجٹ سے صرف چھ سو روپیہ منظور ہوا تھا۔ باقی رقم بارہ صد روپیہ کی ادائیگی کے لئے جماعتوں کے نمائندگان نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر اقرار کیا تھا۔ اور اس معمولی سی رقم کے جماعتوں سے وصول نہ ہوسکنے پر تعجب کا اظہار کیا گیا تھا بجٹ سال رواں کے بارہ صد روپیہ کے لئے مختلف جماعتوں کے نام مناسب رقوم تجویز کرکے انہیں دو مرتبہ اطلاع دی جاچکی ہے۔ ہیں ذیل میں جماعتوں کے نام اور ان کے ذمہ مجوزہ رقم اور ان کی طرف سے وصول شدہ رقم کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ مشاورت ثانیہ پر تشریف لانے والے نمائندگان اسے ملاحظہ فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا ادا فرمائیں۔

نام جماعت	مجوزہ رقم	وصول شدہ رقم
کیرنگ	ہے	ہے
انبالہ	عہ	عہ
بنوں	صعہ	سعہ
فیروزپور شہر	عسہ	عیہ ۱۲؍
آگرہ	عسہ	عہ ۱؍
بنگلور	صہ	صہ
کلکتہ	للعہ	للعہ
لنڈی کوتل	صہ	صہ
نابھہ	صہ	صہ
چنیوٹ	عہ	عہ
شاہ مسکین	صہ	صہ
پاکپٹن	صہ	ہے ۸؍
کراچی	صہ	صہ
ڈیرہ دون	صہ	صہ
چھاؤنی سیالکوٹ	عہے	عہے
دھرمسالہ	معہ	معہ
رانچی	عا	عا
فیض آباد	ہے	عا
مظفرگڑھ	للعہ	عہ ۳؍
پشاور	سہ	ہے ۱۲؍
کپورتھلہ	عسہ	صہ ۱۲؍
جموں	سے	ہے ۴؍
جہلم	عسہ	لعہ ۱۱؍
ڈیرہ غازیخان	عسہ	عسہ
سیالکوٹ شہر	صعسہ	عہ
گجرات	صعسہ	ہے ۱۲؍
گورداسپور	عسہ	عا
لدھیانہ	عسہ	ہے ۱۲؍
لاہور	صسہ	صعہ
میرٹھ	عہ	ہے
امرتسر	صعسہ	لعسہ
کوئٹہ	عسہ	عا ۸؍
سکندرآباد	عہ	عہ
کیمبل پور	ہے	۱۲؍
ترگڑی	عا	ع ۴؍
چتوڑگڑھ	عا	۸؍

حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے اس مد میں تاحال کچھ وصول نہیں ہوا۔

نام جماعت	مجوزہ رقم	وصول شدہ رقم
مردان	سعہ	×
نوشہرہ	ہے	×
پٹیالہ	سہے	×
جھنگ مگھیانہ	صعسہ	×
جالندھر	ہے	×
دہلی	سہ	×
رہتک	صعسہ	×
حصار	صہ	×
راولپنڈی	صعسہ	×
شیخوپورہ	صعسہ	×
شاہ پور	صہ	×
شملہ	سہ	×
گوجرانوالہ	صعسہ	×
بنارس	صہ	×
لائل پور	صعسہ	×
ملتان	صعسہ	×
منٹگمری	صعسہ	×
میانوالی	ہے	×
مانسہرہ	صہ	×
حیدرآباد علاقہ سندھ	عسہ	×
بھاگلپور	عسہ	×
مونگھیر	عسہ	×

مقام	رقم		مقام	رقم	
حیدرآباد دکن	صہ	×	ہوگا	عگ	×
قادیان شریف	ماصہ	×	زیرہ	عگ	×
بدوملہی	سے	×	حافظ آباد	صہ	×
شاہجہان پور	عہ	×	وزیر آباد	صہ	×
علی گڑھ	عہ	×	بھاگا بھٹیاں	عہ	×
سرگودہا	صعہ	×	سید والہ	صہ	×
لکھنؤ	صعہ	×	آنبہ	صہ	×
کانپور	عہ	×	شیخ پور گجرات	صہ	×
بھیرہ	صعہ	×	گوجرہ	عہ	×
بریلی	صہ	×	اوکاڑہ	صہ	×
خوشاب	صعہ	×	چک ۶/۱۱	عہ	×
منصوری	عہ	×	کانٹھاں	صہ	×
قصور	عہ	×	کالھوگڑھ	عہ	×
کوہاٹ	صعہ	×	جے پور	عہ	×
سنور	عہ	×	دہرم کوٹ بگہ	عگ	×
سامانہ	عہ	×	دہرم کوٹ / رندھاوا	للعہ	×
بنگہ	صہ	×	گھٹیالیاں	صہ	×
صریح	عگ	×	مزنگ	للعہ	×
نورمحل	صہ	×	گنج	للعہ	×
چکوال	صعہ	×	مریدکے	للعہ	×
احمدی پور	عہ	×	کھوکھووالی	للعہ	×
کالا گوجراں	عہ	×	گوکھووال	للعہ	×
دوالمیال	عہ	×	مری	صہ	×
پونچھ	صہ	×	لودھراں	صہ	×
کوٹ قیصرانی	عہ	×	کرنیام	سے	×
ڈسکہ	عہ	×	سٹروعہ	صہ	×
ننکانہ صاحب	سے	×	سہارنپور	سے	×
شاہدرہ	صہ	×			

نوٹ:۔ شملہ۔ حیدرآباد دکن۔ لکھنؤ اور قادیان کی جماعت سے علی الترتیب ننگے۔ صہ۔ عہ اور لہ عہ روپے ماہ اپریل ۱۹۳۶ء میں وصول ہوئے۔ جو گذشتہ سال میں داخل ہوئے ہیں۔ اسی لئے سال رواں کے بجٹ میں ان جماعتوں کی طرف سے کوئی آمد نہیں دکھائی گئی۔ کیونکہ ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ ہاں اگر کسی جماعت کے حساب میں غلطی ہو۔ تو وہ اطلاع دے کر اس کی اصلاح کروا سکتے ہیں۔

مجھے توقع ہے۔ کہ جن جماعتوں کے نمائندے مشاورت پر تشریف لادیں گے وہ اپنے ذمہ کا چندہ نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل فرمادیں گے۔ اور دوسری جماعتیں بھی اپنا حساب دیکھ کر اس چندہ کو جلد ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں گی۔ جن جماعتوں نے اپنا چندہ ادا کردیا ہے بلکہ مجوزہ رقم سے زیادہ ادا کیا ہے۔ جیسا کہ فیروزپور شہر ہے۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہم سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک بہت با موقعہ مکان نیلام ہوتا ہے

"بہت با موقعہ مکان قابل فروخت" کے عنوان سے جو اعلان ناظم جائداد کی طرف سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس مکان کی خریداری کے لئے بہت سے دوستوں نے درخواستیں باہر سے بھجوائی ہیں۔ اور چند دوست قادیان کے بھی خریدار ہیں۔ فرداً فرداً سب دوستوں کو جواب دینا مشکل ہے اس مکان کے متعلق اب صدر انجمن نے بحوالہ ریزولیشن عہ ۱۶۳ مورخہ ۱۳/۱۰/۳۶ اس مکان کو نیلام کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہذا بغرض آگاہی عام اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ بہت با موقعہ مکان ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء کی صبح کو ۸ بجے کے قریب منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ خواہشمند اصحاب موقع پر پہنچ کر بولی دیں۔

نوٹ:۔ یہ مکان چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کے نام سے مشہور ہے۔ اور بورڈنگ ہائی سکول کی سڑک پر واقعہ ہے۔ قادیان سے باہر کے اصحاب بھی یا تو خود تشریف لادیں یا قادیان کے کسی صاحب کو نمائندہ مقرر فرمائیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

استانیوں کی ضرورت

انگلش مڈل گرل سکول پچھلے سال کھولا گیا ہے ورنیکلر استانیوں کی ضرورت ہے۔ ان کی درخواستیں جن میں ایڈریس۔ عمر۔ تعلیم سابقہ ملازمت وسرٹیفکیٹوں کی وضاحت ہو۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک میرے نام آنی چاہئیں۔ تنخواہ چالیس روپے ماہوار اور ایک سال کا اگریمنٹ یا اپریل ۱۹۳۷ء تک ہوگا۔ ایک طرف کا کرایہ واپسی دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ ایک اردو اخبار کے لئے ایک عمدہ کاتب اور ایک پبلشر درکار ہے۔

خاکسار۔ محمد سعید نیو کالونی۔ ناگپور سی۔ پی

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات۔ اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے۔ انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم۔ انچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید یا فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ منیجر جنرل سروس کمپنی سے خط وکتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا منصور احمد منیجر کمپنی ہذا

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچے کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں شائد دو روپے آٹھ آنے ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

محافظ جنین
حب اٹھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ بخشی۔ سوکڑا دسپلی یا نمونہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھاجے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری سے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

خواتین مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل!
جدید کشیدہ کاری

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتی ہیں اُن کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میزپوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور انگیٹھیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں، زنانہ فینسی قمیضوں، بچوں کے فراکوں اور بیبوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی، مونوگرام، ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے سات رنگوں میں آرٹ پیپر پر بہترین بلاک، یہ وہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی، آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

بمبئی میں فسادات

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ آج صبح بمبئی کے فسادات شہر کے شمالی حصہ کی طرف سرائت کر گئے۔ عصر کے وقت اس علاقہ میں بھی حملے شروع ہو گئے۔ مخالف فریقوں نے ایک دوسرے پر چاقوؤں وغیرہ سے حملے کئے۔ پولیس کو پانچ دفعہ فائر کرنا پڑا۔ کل فائر بریگیڈ کو آگ بجھانے کے لئے ۲۵ دفعہ بلانا پڑا کل عصر کے وقت مار دیوا میں ایک مسلمان کو جو ٹرام سے اترا ہندوؤں نے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔ اسی طرح اور مقامات میں بھی مسلمانوں پر خشت باری کی گئی اور چاقوؤں سے حملہ کیا گیا۔ کل ۳۰ دکانوں کو لوٹا گیا ان میں سے چند ایک کو آگ بھی لگائی گئی۔ آدھی رات کے وقت جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کل ۹ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے۔ گویا فسادات کے شروع ہونے سے رات کے بارہ بجے تک ہلاک شدگان کی کل تعداد ۴۴ اور مجروحین کا مجموعہ ۳۰۴ تھا۔ آج صبح فتنہ و فساد کی گرم بازاری دیکھی گئی۔ سورج نکلتے ہی دوکانوں کو آگ لگانے اور لوٹ کھسوٹ کے واقعات شروع ہو گئے۔ بھنڈی بازار کے قریب ایک مندر کو آگ لگا دی گئی۔ دس بجے تک ۴۲ آدمی مجروح ہو چکے تھے۔ پولیس نے لوٹ کھسوٹ اور آتش اندازی کے الزام میں ۳۰ آدمی کو گرفتار کر لیا۔ صبح ۲ بجے کے بعد کارخانوں کے علاقہ کے قریب ہندوؤں نے ایک ہندو پر چاقوؤں سے حملہ کر کے اسے شدید مجروح کیا۔ اس علاقہ میں لکڑیوں کے ایک ٹال کو بھی آگ لگا دی گئی۔ ایک اور مندر کو بھی آگ لگا دی گئی۔ سات بجے تک سافکلی اسٹریٹ میں ہندوؤں کی سات دکانیں لوٹ لی گئیں۔ یہ تمام دکانیں کپڑے اور غلہ کی تھیں۔ ساڑھے سات بجے کے قریب ہندوؤں نے ٹھا کردوارہ میں پٹھانوں کی ایک دکان کو آگ لگا دی۔ یہ دکان ایک مسلمان کی تھی۔ ہندوؤں کے ایک مشتعل ہجوم نے کالبا دیوی میں سائیکلوں کی ایک دکان کو توڑ کر اس میں سے ایک آہنی پیٹی نکالی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ چنانچہ لوٹ مار کے الزام میں دو آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ مشتعل ہجوم بے حد سرکش تھا۔ اس لئے پولیس نے اسے منتشر کرنے کے لئے ۳ راؤنڈ فائر کئے۔ اسی وقت آلات موسیقی کی ایک دکان لوٹ لی گئی۔ ڈنکن روڈ پر ایک ہندو کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اس علاقہ میں واقع ایک ہندو کی دکان کو آگ لگا دی گئی۔ ڈونگری کے قریب بھی دو مارواڑیوں کی دکان کو لوٹا گیا۔ وہاں ایک ہندو بنئے کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔ اسی سلسلہ میں آٹھ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔ محمد علی روڈ پر واقع ہندوؤں کی دکانوں کو بھی لوٹا گیا۔ ہندو سپوئیل روڈ میں واقع بوہروں کی دکانوں کو تاخت و تاراج کرنے میں مصروف ہے اور ۱۵ دوکانیں لوٹ لیں کالبا دیوی کے قریب ہندوؤں کے ایک ہجوم نے مسلمانوں کی ایک دکان کو آگ لگا دی پولیس نے فائر کر کے اس ہجوم کو منتشر کیا۔ پولیس کمشنر کے احکام کے ماتحت ڈویژنل پولیس نے کاماٹی پورہ اور دیگر فساد زدہ علاقوں کا محاصرہ کیا۔ اور ہر دو اقوام کے قریباً ۱۰۰ آدمی گرفتار کر لئے۔

بائیکلہ کے قریب ہندو اور مسلم ہجوم کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا۔ پولیس نے ریوالوروں سے گیارہ راؤنڈ فائر کئے اس پر مجمع منتشر ہو گیا۔ گورنر بمبئی نے یہاں پہنچ کر ہوم منسٹر اور پولیس کمشنر کی معیت میں فساد زدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ ہز ایکسی لینسی نے ہندو لیڈروں سے ملاقات کی، اس کے بعد وہ مسلمان رہنماؤں سے ملاقات کریں گے

حکومت بمبئی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج بمبئی میں گورنر بمبئی اور ہوم منسٹر کی آمد اور جائے وقوعہ پر کامل تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر گورنر باجلاس کونسل عوام کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ پولیس نے حالات پر اچھی طرح قابو پا لیا ہے۔ عوام میں زیادہ اعتماد پیدا کرنے کی غرض سے اس چیز کا انتظام کیا گیا ہے کہ روزانہ فوج کی گشت ہوا کرے۔ ہر دو اقوام کے لیڈروں کے درمیان گفت و شنید جاری ہے۔ شام کو گورنر بمبئی اور ہوم منسٹر واپس چلے گئے۔

آج شام کے پانچ بجے پھر زبردست لوٹ شروع ہو گئی۔ چنانچہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کی امداد حاصل کی گئی ہے۔ اس وقت برطانوی فوجیوں سے بھری ہوئی ۱۶ لاریاں فساد زدہ علاقہ میں گشت کر رہی ہیں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ صوبہ پنجاب کی سی آئی ڈی پولیس نے لاہور اور صوبہ کے دوسرے شہروں میں چھاپہ مار کر ہزاروں کی تعداد میں جعلی کونین کی گولیاں اور چاک برآمد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تیرہ دوا فروشوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ دوا فروش چاک کی گولیوں پر کھانڈ کا غلاف چڑھا کر انہیں کونین کی گولیوں کے طور پر فروخت کرتے تھے۔ پولیس مختلف مقامات سے دو تین من جعلی گولیاں اور چاک برآمد کر چکی ہے۔ اس جرم کو بہت سنگین تصور کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں جس قدر اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف سپیشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

پشاور ۱۸ اکتوبر۔ معلوم ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے سرکاری علاقہ میں آباد آفریدیوں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر سرکاری علاقوں سے چلے جائیں۔ اس نوٹس کی تعمیل میں آفریدی آزاد علاقے میں جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ سائمنور ازانا صدر جمہوریہ ہسپانیہ نے روزنامہ ٹائمز کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی ہسپانیہ سے مربوط نہیں۔ بلکہ یہ بین الاقوامی حیثیت پیدا کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ باغیوں اور کسی خارجی سلطنت میں سازباز ہو چکی ہے مگر بہتر ہے کہ ہم اس وقت اس حکومت کا نام ظاہر نہ کریں۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ وزارت مالیات کے اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ ڈالر کی قیمت کے انحصار کے لئے ۱۰ ارب ۹۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا سونا ریزرو رکھنا پڑے گا برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے سکوں کی استواری کے نتیجہ پر سونے کی قیمت فروخت صرف امریکہ ہی بتایا کریگا۔ برطانیہ اور فرانس اپنی اپنی قیمتوں کو مخفی رکھا کریں گے۔

شملہ ۱۸ اکتوبر۔ ۲۰ ستمبر سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک سرکاری ریلوں کی آمدنی ۲ سو ۳۸ لاکھ تھی۔ یہ آمدنی گذشتہ سال کے اسی دوران سے ۹ لاکھ روپیہ زیادہ ہے

بیت المقدس ۱۸ اکتوبر۔ عکہ کے مشرق کی جانب کل پھر برطانوی فوجیوں اور عربوں کے مابین تصادم ہو گیا۔ گورے مسلح کاروں میں سوار تھے ۳ سو گز کے فاصلہ سے ایک دوسرے پر فائر ہوتے رہے فوراً طیارے پہنچ گئے۔ جن کی بمباری اور فائرنگ سے ۳ عرب مجروح ہوئے۔

قاہرہ ۱۸ اکتوبر۔ لنڈن میں اینگلو مصری معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد نحاس پاشا مصر واپس آ گئے ہیں۔ اسکندریہ سے قاہرہ آتے ہوئے طوخ سٹیشن پر ان کا غیر معمولی جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا لائن پر لوگ بے تحاشا جمع ہو گئے۔ اور قاہرہ اسکندریہ ایکسپریس ہجوم میں گھس گئی جس سے ۱۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔

کیڈن (آسٹریا) ۱۸ اکتوبر۔ شہزادہ ڈنمارک (عمر ۷۰ سال) جو ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کے پھوپھا ہیں ضیق النفس کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور حد درجہ مخدوش حالت میں ہیں۔

وینیس (اٹلی) ۱۸ اکتوبر۔ تین بجے صبح میں زلزلہ کا شدید جھٹکہ محسوس ہوا جس سے تمام آبادی پریشان ہو گئی۔ زلزلہ سے بجلی کا سلسلہ بیکار ہو گیا۔ نقصان جان کی ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ڈیووس ۱۸ اکتوبر۔ حبشہ کا مشہور سردار راس نصیبو بعارضہ دق انتقال کر گیا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی